اسلام نے مردوں اور عورتوں میں حقیقی مساوات قائم کی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱؍ جولائی ۱۹۸۰ء بمقام مسجد نور فرینکفرٹ جرمنی)

حضور ایدہ اللہ کے نماز جمعہ کے لئے دو بج کر پچیس منٹ پر مسجد نور میں تشریف لانے پر جناب مبشر احمد باجوہ نے اذان دی۔ اس سے قبل جمعہ کی پہلی اذان بھی اُنہوں نے ہی دی تھی۔

اذان کے معاً بعد خطبہ جمعہ کا آغاز کرتے ہوئے تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

پورے یورپ اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں غلط فہمی یا تعصب کی وجہ سے سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس نے عورت کے حقوق ہی قائم نہیں کئے اس لئے اسلام مردوں کا مذہب ہے، یہ عورتوں کا مذہب ہے ہی نہیں حالانکہ اس کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام نے نہ صرف یہ کہ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیئے ہیں بلکہ بعض احتیاطیں وضع کر کے ان کے حقوق کے تحفظ کی پوری پوری ضمانت بھی دی ہے۔

حضور نے فرمایا اِن قوموں میں بعض گندے اخلاق اور بگڑی ہوئی عادتوں نے کچھ ایسا گھر کیا ہے کہ اگر انہیں یہ سمجھایا جائے کہ جن باتوں پر تم اعتراض کر رہے ہو ان کا مقصد عورتوں پر ناواجب پابندیاں عاید کرنا نہیں بلکہ ان کے عزت واحترام اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے تو اسے وہ درخور اعتنا نہیں سمجھتے اور ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو مرد کے

مساوی درجہ نہیں دیا حالانکہ کسی قوم کی عورتوں کو عقلاً اور اخلاقاً اس امر کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ان کی لڑکیاں شادی سے پہلے ہی بچے جننے لگیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آزادی کے سراسر غلط تصور نے ان قوموں کے افراد کو مادر پدر آزاد بنا چھوڑا ہے۔ آزادی کے اس غلط تصور کی وجہ سے ہی امریکہ میں ہر سال لاکھوں بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جنہیں ان کی مائیں شادی سے پہلے ہی جنم دے دیتی ہیں۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ اسلام اس کی اجازت نہ دے کر عورتوں پر سختی کرتا ہے تو اس کا یہ اعتراض عقلاً، مذہباً اور اخلاقاً سراسر ناواجب ہے۔ اسلام عورتوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دے کر مردوں کی طرح انہیں بھی زمین سے اُٹھا کر آسمان کی رفعتوں میں لے جانا چاہتا ہے۔ جو چیز عورتوں کی اس ترقی کی راہ میں روک بنے اسلام اسے تسلیم نہیں کرتا نہ اس کی اجازت دیتا ہے۔

حضور نے اسلام کی رُو سے مردوں اور عورتوں کے حقوق اور ان تعین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اسلام نے مردوں اور عورتوں میں حقیقی مساوات قائم کی ہے دونوں میں قدرتی لحاظ سے جسمانی فرق کی وجہ سے پیدا ہونے والے تفاوت کے سوا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے ہیں۔ جسمانی لحاظ سے قدرتی فرق کو واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ہے مثال کے طور پر عورتیں بچے جنتی ہیں مرد بچے نہیں جن سکتے یہ فرق قدرت نے پیدا کر رکھا ہے اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ اس فرق کا مردوں اور عورتوں کے حقوق اور ان کی نوعیت پر ایک حد تک اثر انداز ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خاوند اور بیوی کا اپنا اپنا ایک مقام ہے ہر چند کہ دونوں کا اپنا اپنا مقام اہم ہے تاہم اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ گھر کا انتظام اور بچوں کی پرورش اور تربیت کرنا عورتوں کا کام ہے مرد کی ذمہ داری بیوی اور بچوں پر مشتمل پورے گھر کی تمام جائز ضروریات کو پورا کرنا اور اس کے لئے محنت و مشقت کر کے اخراجات مہیا کرنا ہے۔ بیوی کے فرائض میں سرے سے یہ امر شامل نہیں ہے کہ وہ اپنی کمائی ہوئی یا پہلے سے حاصل شدہ دولت گھر کے اخراجات کو پورا کرنے پر خرچ کرے اسلام نے اُسے اس کے لئے مکلّف ہی نہیں کیا۔ اسلام اسے اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی ذاتی دولت

میں سے ایک پائی بھی گھر پر خرچ نہ کرے۔ اسلام مرد کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ بیوی کو اس کے اپنے مال سے گھر کی ضروریات کو پوری کرنے پر مجبور کرے۔ اُس نے بیوی کو اپنی ذاتی ملکیت کے بارہ میں مکمل طور پر آزاد رکھا ہے۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:-

دو ایک باتوں میں قدرتی تفاوت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تقسیم کار کے سوا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیئے ہیں۔ اُس نے ان میں سرے سے کوئی فرق ہی تسلیم نہیں کیا۔ سارا قرآن دونوں میں بحیثیت انسان ہونے کے مکمل مساوات کے ذکر سے پُر ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل اور دائمی شریعت لے کر دُنیا میں مبعوث ہوئے تو کس کی طرح مبعوث ہوئے۔ قرآن کریم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سبا:۲۹)

ترجمہ:- اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوشخبری دیتا اور ہوشیار کرتا ہے لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو النّاس کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ النّاس کا لفظ عربی زبان میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اکٹھا بولا جاتا ہے۔ سو معنے اس آیت کے یہ ہوئے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے ہر مرد اور ہر عورت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر اور نذیر تمام مردوں اور تمام عورتوں کے لئے ہیں۔ جہاں تک آپ کی بعثت اور اس کی غرض و غایت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس اعتبار سے مردوں اور عورتوں میں کوئی تفریق نہیں کی اس لئے قرآن مجید میں جتنے بھی احکام آئے ہیں۔ (ماسوا چند احکام کے جن میں جسمانی تفاوت کی وجہ سے عورتوں کے بعض جداگانہ نوعیت کے حقوق وفرائض کا ذکر ہے) ان میں یکساں طور پر مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور وہ یکساں طور پر دونوں پر عائد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

وَّاحِدَةٍ ۔(النساء:۲)

ترجمہ:- اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے) یہاں بھی النّاس کا لفظ استعمال کر کے مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے اور انہیں حکم دیا گیا ہے اور انہیں اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اس حکم کے ذریعہ انہیں دراصل کہا یہ گیا ہے کہ وہ یکساں طور پر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر کے اس کی نگاہ میں عزت کا مقام حاصل کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام مردوں اور عورتوں دونوں کو عزت اور احترام کا مقام دلانا چاہتا ہے اور اس لحاظ سے ان میں کسی تفریق کا روادار نہیں ہے۔

اسلام کی رُو سے عورتوں اور مردوں کے مابین عزّ وشرف میں مساوات کے ایک خاص پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں النّاس کے علاوہ بشر کا لفظ بھی انہی معنوں میں استعمال کیا ہے اور کیا بھی ایک خاص محل پر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ:- قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۔(الکھف:۱۱۱)

ترجمہ:- تو (انہیں) کہہ کہ میں تمہاری طرح کا صرف ایک بشر ہوں۔ عربی لغت کی رو سے بَشَر کے معنوں میں بھی مرد اور عورتیں دنوں شامل ہیں جب بشر کا لفظ بیک وقت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے بولا جاتا ہے تو مِثْلُكُمْ میں بھی دونوں شامل ہیں سو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ اے مردو! اور اے عورتو! میں تم جیسا ایک بشر ہوں۔ اس طرح آپ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور دُنیا کے تمام مردوں اور تمام عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب ایک جیسے بشر ہیں۔ یہ انسان کو (جس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں) زمین سے اُٹھا کر ساتویں آسمان تک لے جانے والی بات ہے یہ مساوات بلحاظ نوع کے ہے اور مردوں اور عورتوں کے یکساں شرف پر دلالت کرتی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استعداد اور قابلیت ہر دوسرے انسان سے کہیں بڑھ کر عطا کی گئی تھی اس لئے استعدادوں کے لحاظ سے نیز اتقٰی ہونے کے لحاظ سے اس بشر اور دوسرے بشر کے مابین بڑا فرق ہے۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر ہونے کے لحاظ سے اپنے وجود کو ہر بشر کے ساتھ بریکٹ کر دیا اور بتایا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تمام

دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہیں ہے بلحاظ نوعِ یکسانیت کا یہ شرف مردوں اور عورتوں دونوں کو حاصل ہے اسلام نے اس شرف میں شریک ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی تفریق نہیں کی بلحاظ استعداد مرد۔ مرد اور عورت، عورت میں بھی فرق ہے اور ہر ایک نے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے ترقی کرنی ہے ان میں سے کوئی اپنی استعداد کے مطابق کتنی ہی ترقی کر جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ بشر ہونے کے لحاظ سے بلاتفریق و امتیاز تمام مرد اور تمام عورتیں ایک ہی سطح پر ہیں۔

حضور نے عورتوں اور مردوں میں مساوات کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں مساوات کا ایک اور لحاظ سے بھی ذکر کیا ہے اور وہ ہے رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مساوات چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:- وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (الانبیاء:۱۰۸)

ترجمہ:- اور ہم نے تجھے تمام دُنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے دائرہ میں صرف مرد آئیں گے بلکہ کہا یہ ہے کہ ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے دُنیا کی ہر چیز آپ کی رحمت سے حصہ لے رہی ہے۔ آپ تمام انسانوں یعنی مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ آپ کی رحمت مردوں اور عورتوں کو یکساں فیض پہنچا رہی ہے یعنی آپ کی رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اسلام میں عورت اور مرد کے مساوی درجہ اور مساوی حقوق کو واضح کرتے ہوئے حضور نے مردوں اور عورتوں سے متعلق قرآنی آیات کا جائزہ بھی پیش کیا فرمایا جب میں نے مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق و فرائض کی روشنی میں قرآنی آیات کا جائزہ لیا تو میں نے دیکھا کہ قرآن مجید کی ایسی آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے النّاس کہہ کر یعنی مردوں اور عورتوں کو ایک مخاطب کر کے احکام دیئے ہیں ان کی تعداد ۲۲۷ ہے۔ اسی طرح انسان اور الناس کہہ کر جن آیات میں مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے ان کی تعداد علی الترتیب ۶۱ اور ۶۷

ہے اب رہیں وہ آیات جن میں عورتوں کے جسمانی طور مختلف حالات کے پیش نظر صرف عورتوں کو مخاطب کر کے صرف انہیں احکام دیئے گئے ہیں یا ان کے بعض زائد حقوق کا ذکر کیا گیا ہے سو ان کی تعداد انچاس ہے اس کے بالمقابل جن آیات میں صرف مردوں کا ذکر ہے وہ صرف گیارہ ہیں اس جائزہ سے بھی ظاہر ہے کہ جسمانی تفاوت کے سوا قرآن مجید میں جتنے بھی احکام دیئے گئے ہیں وہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں اور دونوں ان میں برابر کے شریک ہیں بلحاظ احکام اور بلحاظ حقوق وفرائض خدا تعالیٰ نے دونوں میں کوئی تفریق نہیں برتی۔

اس ضمن میں حضور نے سورۃ النساء کی آیت اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔ کا اصل مفہوم بھی واضح کیا چنانچہ فرمایا جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے اس میں مردوں کی اس ذمہ داری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو گھر کی جملہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ان پر ڈالی گئی ہے اس آیت میں یہ بتانا مقصود نہیں ہے کہ عورتیں مردوں سے کمتر درجہ رکھتی ہیں بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ مرد گھر کے جملہ اخراجات کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں اور اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

حضور نے نیک اعمال کی جزا کے لحاظ سے بھی مردوں اور عورتوں میں مساوات پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کی جزا بھی دونوں کے لئے ایک جیسی رکھی ہے۔ اس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ مرد نیک اعمال بجا لائیں گے تو انہیں زیادہ جزا ملے گی اور عورتیں جو نیک اعمال بجا لائیں گی انہیں ان کی مردوں کے مقابلہ میں کم جزا ملے گی اس نے دونوں کے لئے ایک جیسی جزا رکھ کر اس میں کسی قسم کا فرق روا نہیں رکھا بلکہ ان کی ایک مجبوری کی وجہ سے ان کے تھوڑے اعمال کی جزا زیادہ رکھی ہے اور کہا ہے کہ انہیں مردوں کے زیادہ اعمال کے برابر جزا ملے گی مثلاً عورتوں کو بعض ایام میں نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے لیکن ثواب مرد کے برابر رکھا ہے یہ نہیں کہا کہ چونکہ مردوں نے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اس لئے انہیں زیادہ ثواب ملے گا۔

آخر میں حضور نے مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو ان کے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا یہ باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم جو

یہاں رہتے ہو تو یہاں کے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاؤ اگر تم تبلیغ کرو گے اور اسلام پر یہ لوگ کوئی اعتراض کریں گے تو خدا تعالیٰ خود تمہیں اس کا جواب سکھائے گا تم کسی اعتراض کا خوف دل میں لائے بغیر نڈر ہو کر ان لوگوں کو تبلیغ کرو اور یاد رکھو کہ احمدیت اس اسلام کا نام ہے جسے درمیانی زمانہ کی بدعات سے پاک کر کے پھر اس کی اصل شکل میں پیش کیا گیا ہے اس پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا اگر کوئی غلط فہمی یا نہ سمجھی کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے تو وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ خدا تمہیں خود ایسا جواب سکھائے گا جس سے اعتراض کرنے والے کی تسلی ہو جائے گی۔

حضور نے انہیں ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی فرمایا اس ضمن میں دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر احمدی یہاں دلیری کے ساتھ اسلامی تعلیم کے حسن کا اپنی زندگیوں میں نمونہ پیش کر کے دوسروں کو اس کا گرویدہ بنا سکے اور آخر میں فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے وہ ہمیں دوسروں کے لئے اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے اور ان کی ہلاکت کا سبب ہمیں نہ بنائے۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد جو چالیس منٹ تک جاری رہا حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

احباب اس جمعہ میں بھی فرینکفرٹ کے دور دراز علاقوں اور اس کی نواحی بستیوں سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مسجد کا مسقّف حصہ مردوں سے اور ملحقہ ہال مستورات سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ اس روز بھی موسم خراب تھا اور وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی تھی اور نماز کے وقت بھی گہرا ابر چھایا ہوا تھا اس کے باوجود بہت سے احباب کو مسجد کے پہلو میں کھلے آسمان کے نیچے نماز ادا کرنا پڑی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۷ار اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ تا ۴)

۞۞۞